باب ۲

قصیدہ بُردہ شریف

عربی قصائد میں سے قصیدہ بُردہ شریف بہت مشہور ہے قصیدہ کے معنی مدح سرائی اور تعریف کرنے کے ہیں بردہ کے معنی دھاری دار چادر کے ہیں اس قصیدے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف انداز میں تعریف کی گئی ہے اس لیے اسے قصیدہ بردہ شریف کہا جاتا ہے اس قصیدہ کے مصنف حضرت امام شرف الدین محمد بن سعید بوصیری ہیں جو اپنے زمانے کے عاشق رسول تھے ان کا یہ قصیدہ بھی عشقِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ جاوید ثبوت ہے۔ جوانی کے عالم میں وہ امرا اور سلاطین کے قصیدے لکھتے رہے مگر بعد میں اسے ترک کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں مشغول ہو گئے ایک دفعہ آپ پر اچانک فالج ہو گیا علاج معالجہ کیا مگر کچھ بھی افاقہ نہ ہوا بیماری جب طول پکڑ گئی تو دوست احباب سب ساتھ چھوڑ گئے حتّٰی کہ عزیز و اقارب تک بیزار ہو گئے آخر ایک روز ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دُعا مانگی جائے۔ چنانچہ اس نے نہایت ہی بے بسی کی حالت میں یہ نعتیہ قصیدہ کہا اور بارگاہ رسالت میں عقیدت مندی کے پھول پیش کیے اور پھر کچھ عرصہ تک یہی قصیدہ پڑھتے رہتے حتّٰی کہ ایک روز روتے روتے سو گئے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی آپ نے امام بوصیری کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو جب امام بوصیری بیدار ہوئے تو انہوں نے محسوس کیا کہ بالکل تندرست ہو گئے ہیں اور ان کا مرض جاتا رہا۔ یہ قصیدہ ۶۶۰ھ میں لکھا گیا تھا اور صدیاں گزرنے کے بعد بھی آج تک بالکل ایسے ہی محسوس ہوتا ہے کہ جیسا کہ ابھی ابھی لکھا گیا ہے۔

اس قصیدہ میں ایک طرح کے درود شریف جیسی خصوصیات ہیں لہٰذا جو شخص اسے خلوص دل سے پڑھتا ہے اس میں عشق رسول پیدا ہو جاتا ہے اس کی دینی و دنیاوی حاجات پوری ہو جاتی ہیں روز محشر میں حضور کی شفاعت ہو گی۔ قصیدہ بردہ شریف کے اشعار حسب ذیل ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱ اَمِنْ تَذَكُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٍ

ذی سلم کے ہمسائیگان کی یاد میں تیری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں جن میں خون ملا ہوا ہے جو برابر رواں دواں ہیں۔

۲ اَمْ هَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَآءِ كَاظِمَةٍ
اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٍ

کاظمہ یعنی مدینہ منورہ کی طرف سے دلکش ہوا چل پڑی ہے یا اندھیری رات کوہ اضم سے بجلی چمکی ہے۔

۳ فَمَا لِعَیْنَیْكَ اِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَهِمِ

تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ تو انہیں آنسو روکنے کے لیے کہتا ہے مگر وہ بے اختیار آنسو بہائے جا رہی ہیں ایسے ہی تیرے دل کو کیا ہوا وہ سنبھلنے کی بجائے اور غمناک ہو رہا ہے۔

۴ أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ
مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمِ

کیا محبت میں رونے والا عاشق یہ خیال کرتا ہے کہ بہتے ہوئے آنسوؤں اور سوختہ دل کی آڑ میں اس کی محبت کا راز چھپ جائے گا ہرگز اس طرح چھپ نہیں سکتا۔

۵ لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ
وَلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اگر تو حضورؐ کا عاشق نہیں تو پھر کھنڈرات یعنی مکہ مکرمہ کے آثارات پر کیوں آنسو بہا رہا ہے۔ ایسے ہی محبت میں درخت جان اور کوہ اضم کی یاد میں کیوں راتوں کو جاگتا رہتا ہے۔

۶ فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

تیری محبت پر تیرے آنسو اور تیری بیماری گواہی دے رہی ہے یہ دونوں پکے اور سچے گواہ ہیں تو پھر تو اپنے عشق سے کس طرح انکار کر سکتا ہے۔

۷ وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى
مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

اور دردِ محبت نے تیرے رخساروں پر آنسو اور لاغری کے باعث زرد گلاب اور گلنار کی مانند دو غم کے نمایاں آثار پیدا کر دیئے ہیں۔

۸ نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ أَهْوٰى فَأَرَّقَنِيْ
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

رات مجھے محبوب کا خیال آگیا جس کے باعث میں رات بھر جاگتا رہا ہاں محبت دنیاوی لذات کو غم کے باعث فنا کر دیتی ہے یا اس میں مائل ہو جاتی ہے۔

۹ يَا لَائِمِيْ فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً
مِنِّيْ إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اے میرے عشق پر ملامت کرنے والے میرا عشق بنی عذرا کے جوانوں جیسا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا لہٰذا میری معذرت قبول کیجئے اور اگر تو انصاف کرتا تو مجھے ملامت نہ کرتا۔

۱۰ عَدَتْكَ حَالِيْ لَا سِرِّيْ بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِيْ بِمُنْحَسِمِ

میرے عشق کا تذکرہ دوسروں تک بھی پہنچ چکا ہے اب تو نہ تو میرا راز محبت چھپ سکتا ہے اور نہ میرا مرض رفع ہو سکتا ہے۔

۱۱ مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ أَسْمَعُهٗ
إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

اے نصیحت کرنے والے بے شک تو خلوص سے مجھے نصیحت کرتا ہے لیکن میں اسے قطعاً نہیں سنتا ہوں کیونکہ عاشق ملامت کرنے والوں کی ملامت سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

۱۲ إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي
وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

اے ناصح ہر چند کہ میں اپنی پیری کو بھی اپنی ملامت کے بارے میں موردِ الزام ٹھہرا چکا ہوں حالانکہ پیری نصیحت کرنے کے اعتبار سے قسمت کا الزام لگانے سے بہت دور ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فِي مَنْعِ هَوَى النَّفْسِ

۱۳ فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

بلاشبہ میرے نفس امارہ نے جو مجھے برائی کی دعوت دیتا رہتا ہے۔ نے اپنی نادانی سے ڈرانے والے بڑھاپے کی نصیحت کو قبول نہ کیا۔

۱۴ وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيلِ قِرَى
ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمِ

اور اُس مہمان کے لیے جو اچانک میرے سر پر آگیا میرے نفس امارہ نے نیک عملوں سے اس کی کوئی مہمان نوازی نہ کی۔

۱۵ لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أُوَقِّرُهُ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِي مِنْهُ بِالْكَتَمِ

اگر میں جانتا ہوتا کہ میں اس مہمان کی عزت نہیں کروں گا تو میں اس رازِ پیری کو یعنی سفید بالوں کو وسمہ میں چھپالیتا۔

۱۶ مَنْ لِي بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

کون ہے جو میرے گمراہ نفس کو سرکشی سے روکنے کا ذمہ لے جس طرح کہ سرکش گھوڑوں کو لگام ڈالنے سے روکا جاتا ہے۔

۱۷ فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِي كَسْرَ شَهْوَتِهَا
إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّي شَهْوَةَ النَّهِمِ

سرکش نفس کی خواہشات کو گناہوں سے ختم کرنے کا ارادہ مت کر کیوں کہ کھانا زیادہ کھانے والے کی خواہش کو مزید کھانے کا عادی بنا دیتا ہے۔

۱۸ وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلَى
حُبِّ الرَّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

نفس کی مثال دودھ پینے والے بچے کی طرح ہے جسے دودھ پینے پر کھلی چھٹی دے دی جائے تو وہ دودھ کی محبت ہی میں جوان ہوگا اور اگر اُسے دودھ چھڑا دیا جائے تو وہ چھوڑ دے گا۔

19 فاصرف هواها وحاذر أن تولّيه
إنّ الهوى ما تولّى يُصمِ أو يَصِمِ

پس نفس کو اپنی خواہش سے روک دے اور خوب باخبر رہ کہ کہیں تو اُسے اپنا حاکم نہ بنا لے کیونکہ خواہش نفس جس پر غلبہ پالیتی ہے تو اسے ہلاک کر دیتی ہے یا کاہل بنا دیتی ہے۔

20 وراعها وهي في الأعمال سائمةٌ
وإن هي استحلت المرعى فلا تسم

اپنے نفس کی پوری طرح حفاظت کر جبکہ وہ اعمال میں چر رہا ہو اور اگر وہ اس چراگاہ کو اچھا تصوّر کرنے لگے تو مت چرنے دے۔

21 كم حسّنت لذّةً للمرء قاتلةً
من حيث لم يدر أنّ السمّ في الدسم

نفس کئی بار اپنی خواہشوں کو بنا سنوار کا پیش کرتا ہے جو اس کے لیے نقصان دہ ہوتی ہیں وہ نہیں جانتا کہ بعض دفعہ مزے دار کھانے میں زہر ملا ہوتا ہے۔

22 واخش الدسائس من جوعٍ ومن شبعٍ
فربّ مخمصةٍ شرٌّ من التخم

فاقہ مستی اور پیٹ بھر کر کھانے کے خفیہ نقصان سے ڈرتا رہ کیونکہ بعض اوقات بھوک پیٹ بھر کر کھانے سے زیادہ برے اثرات پیدا کرتی ہے۔

23 واستفرغ الدمع من عينٍ قد امتلأت
من المحارم والزم حمية الندم

اپنی آنکھوں کو جو فتنہ نظر میں مبتلا ہیں خوب رو رو کر پاکیزہ کرے اور گناہوں پر نادم ہو کر توبہ کرے پھر اس توبہ پر قائم ہو جا۔

24 وخالف النفس والشيطان واعصهما
وإن هما محضاك النصح فاتّهم

نفس اور شیطان کی ہر طرح مخالفت کر اور ان کے کہنے پر بالکل نہ چل اگر وہ بطریق اخلاص بھی کوئی نصیحت کریں تو بھی انہیں جھوٹا خیال کر۔

25 ولا تطع منهما خصمًا ولا حكمًا
فأنت تعرف كيد الخصم والحكم

ان دونوں یعنی نفس اور شیطان کی کسی حالت میں بھی اطاعت نہ کر خواہ وہ مخالفت کریں یا عادل بن کر انصاف کریں ان کے مکر و فریب سے خوب باخبر رہ۔

26 أستغفر الله من قولٍ بلا عملٍ
لقد نسبت به نسلًا لذي عقم

بے عمل گفتگو سے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کیونکہ بے عمل قول کہنا بلاشبہ بانجھ عورت کی طرف اولاد منسوب کرنا ہے۔

۲۷ أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِيْ لَكَ اسْتَقِمِ

دوسروں کو نیکی کا حکم دیتا ہوں لیکن میں خود اس پر عمل نہیں کرتا تو جب میں خود سیدھے راستے پر نہیں چلتا تو میرا یہ کہنا کہ تو سیدھی راہ پر چل آخر تجھ پر کیسے اثر انداز ہو سکتا ہے۔

۲۸ وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَّلَمْ أَصُمِ

میں نے موت سے پہلے نفل عبادت کا کچھ بھی زادِ راہ تیار نہیں کیا نہ میں نے فرضی نماز کے علاوہ نفلی نماز پڑھی اور نہ میں نے فرضی روزے کے علاوہ نفلی روزے رکھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فِيْ مَدْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

۲۹ ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَى الظَّلَامَ إِلٰى
أَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

ہائے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کی اتباع نہیں کی کہ ان کی عبادت کا یہ عالم تھا کہ انھوں نے اندھیری رات میں اتنی عبادت کی کہ آپ کے دونوں پاؤں مبارک متورم ہو گئے۔

۳۰ وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَاءَهٗ وَطَوٰى
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْأَدَمِ

وہ ذاتِ اقدس جس نے بھوک کی شدّت کے باعث اپنے پیٹ کو کسا اور اپنے نازک پیٹ پر پتھر باندھ لیا۔

۳۱ وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَّفْسِهٖ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ

سونے کے بلند پہاڑوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پھسلانے کی کوشش کی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے استغناء کا مظاہرہ کیا اور ان کی التجا کی پروانہ کی۔

۳۲ وَأَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ
إِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَى الْعِصَمِ

اور دنیاوی احتیاج نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زہد و تقویٰ کو اور بھی مضبوط کر دیا بے شک دنیا کی اغراض اور حاجات عصمت نبی پر غلبہ نہیں پا سکتی۔

۳۳ وَكَيْفَ تَدْعُوْ إِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَّوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

دنیا کی ضرورت ایسی بلند و بالا ہستی کو کس طرح اپنی طرف مائل کر سکتی تھی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو دنیا عدم سے وجود ہی نہ آتی۔

۳۴ مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ

جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون و مکان اور انس و جان کے سردار ہیں اور آپ دونوں فریقین یعنی عرب و عجم کے بھی سردار ہیں۔

۳۵ نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَآ اَحَدٌ
اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمٍ

ہمارے نبی اوامر و نواہی کا حکم دینے والے ہیں اور ان سے بڑھ کر کوئی راست گو نہیں کسی سوال کا جواب دینے میں آپ سے بڑھ کر کوئی صادق نہیں خواہ وہ ہاں میں ہو یا نفی میں ہو۔

۳۶ هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ

آپ اللہ تعالیٰ کے ایسے محبوب ہیں کہ ہر قسم کی مصیبت اور خطرے میں ان کی شفاعت کی امید کی جا سکتی ہے۔

۳۷ دَعَا اِلَى اللهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ
مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمٍ

آپ نے لوگوں کو دعوت دی کہ اللہ کے دین کی طرف آؤ پس جن لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کر لیا۔ تو وہ ایسی رسی کو تھامنے والے ہیں کہ جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں ہے۔

۳۸ فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٍ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صورت اور کردار کے اعتبار سے تمام انبیاء پر فوقیت رکھتے ہیں اور کوئی دوسرا نبی آپ کے مقام اور علم پر نہیں پہنچ سکا۔

۳۹ وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

تمام انبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے معرفت اور رحمت کی بارش سے ایک چلو یا ایک قطرہ حاصل کرنے کی التماس کرتے ہیں۔

۴۰ وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمٍ
مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

تمام انبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہیں اور سب آپ کی کتاب علم میں سے ایک نقطے اور کتاب حکم میں سے اعراب کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔

۴۱ فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

پس آپ کی ذات اقدس وہ ہے جن کی سیرت مکمل ہو گئی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا حبیب بنا کر مقام محبوبیت عطا فرما دیا ہے۔

۴۲ مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن جامع اور منزہ میں کہ ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتا پس جو حسن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے وہ تقسیم ہونے والا نہیں ہے۔

۴۳ دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمِ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

عیسائیوں نے اپنے نبی کے بارے میں جو دعویٰ کیا اسے چھوڑ دیجیے باقی جو تمہارے دل میں آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرو اور اچھے طریقے سے مدح سرائی کرو۔

۴۴ وَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے متعلق جو چاہیں نسبت قائم کریں اور آپ کے نسب کے متعلق جو عظمت منسوب کرنا چاہیں کرلیں۔

۴۵ فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

پس بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کی کوئی حد نہیں کہ کوئی بولنے والا اپنی زبان سے آپ کی فضیلت بیان کرسکے۔

۴۶ لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا
اَحْيَى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

بارگاہ رب العزت میں حضور کا وہ مرتبہ ہے کہ اگر اس مرتبہ کے مطابق معجزات دیئے جاتے تو معجزات کی یہ حد ہوتی کہ جب کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک بوسیدہ ہڈیوں پر پڑھا جاتا تو وہ زندہ ہوجاتیں۔

۴۷ لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَى الْعُقُوْلُ بِهٖ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شفقت کی بنا پر ہمیں ایسی چیزوں سے نہیں آزمایا کہ جن سے لوگ حیران ہوجاتے ہیں اس لیے نہ ہم شک اور وہم میں پڑے اور نہ حیرت زدہ ہوئے۔

۴۸ اَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فہم کے کمالات نے سب کو ہیچ کردیا پس کوئی شخص جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو یا دور ہو پس وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات بیان کرنے میں عاجز ہے۔

۴۹ كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سورج کی طرح ہیں جو دور سے چھوٹا سا نظر آتا ہے مگر نزدیک سے آنکھ کو عاجز کردیتا ہے۔

۵۰ وَکَیفَ یُدرِکُ فِی الدُّنیَا حَقِیقَتَهُ
قَومٌ نِیَامٌ تَسَلَّوا عَنهُ بِالحُلُمِ

اور وہ لوگ سمجھ دار نہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت سے محروم رہ کر اپنے خواب وخیال میں گم ہیں وہ اس دنیا میں حضور کی حقیقت کو کیسے پا سکتے ہیں۔

۵۱ فَمَبلَغُ العِلمِ فِیهِ اَنَّهُ بَشَرٌ
وَاَنَّهُ خَیرُ خَلقِ اللّٰهِ کُلِّهِمِ

پس ہمارے علم کی انتہا یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ بشر ہیں مگر حقیقت میں وہ ساری مخلوق سے افضل ہیں۔

۵۲ وَکُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ الکِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَت مِن نُورِهِ بِهِمِ

اور ہر طرح کا معجزہ جو آپ سے پہلے ہر نبی کو ملا وہ درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہی سے ملا ہے۔

۵۳ فَاِنَّهُ شَمسُ فَضلٍ هُم کَوَاکِبُهَا
یُظهِرنَ اَنوَارَهَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مثل آفتاب ہیں اور دوسرے انبیاء کرام ستاروں کی مانند ہیں۔ اور آفتاب لوگوں کے لیے اندھیرے میں اپنے انوار ظاہر کر رہا ہے۔

۵۴ حَتّٰی اِذَا طَلَعَت فِی الکَونِ عَمَّ هُدَا
هَا العٰلَمِینَ وَاَحیَت سَائِرَ الاُمَمِ

یہاں تک کہ جب یہ آفتاب خوب کمال کی حد تک روشن ہوا تو اس کی روشنی تمام دنیا میں پھیل گئی اور اس نے گروہوں کو زندہ کر دیا۔

۵۵ اَکرِم بِخَلقِ نَبِیٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
بِالحُسنِ مُشتَمِلٍ بِالبِشرِ مُتَّسِمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کیسی عزت والی ہے کہ آپ کے اخلاق نے اسے اور بھی دوبالا کر دیا ہے آپ حسن رخ زیبا میں صاحب بشارت ہیں۔

۵۶ کَالزَّهرِ فِی تَرَفٍ وَالبَدرِ فِی شَرَفٍ
وَالبَحرِ فِی کَرَمٍ وَالدَّهرِ فِی هِمَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تازگی میں شگوفہ بزرگی میں چودھویں رات کا چاند سخاوت میں دریا اور ہمت میں بلند دہر کی طرح ہیں۔

۵۷ کَاَنَّهُ وَهُوَ فَردٌ فِی جَلَالَتِهِ
فِی عَسکَرٍ حِینَ تَلقَاهُ وَفِی حَشَمِ

گویا کہ آپ اپنے جمال وجلال میں یکتا ہیں جب کبھی تو حضور کو اکیلا دیکھے گا تو تجھے ایسا معلوم ہوگا کہ آپ کے ساتھ بڑے بڑے غلام اور سپاہیوں کا لشکر ہے۔

۵۸ كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ
مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمُبْتَسَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بولنے کی طاقت ایک خزانہ ہے اور آپ کے تبسم فرمانے کی طاقت دوسرا خزانہ ہے جب ان دونوں خزانوں سے کوئی بات نکلتی ہے تو وہ اس موتی کی مانند ہے جو سیپ میں چھپا ہوا ہوتا ہے

۵۹ لَا طِيبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ
طُوبَى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَمُلْتَثِمِ

کوئی خوشبو اس خاک کے برابر نہیں ہو سکتی جس نے آپ کے جسم اطہر کو اپنے اندر چھپایا ہوا ہے یعنی روضہ اطہر کی خاک ہر قسم کی مٹی سے افضل ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ

فِي مَوْلِدِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

۶۰ أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ
يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ولادت نے بسبب حضور کی پاکی کے پاکیزگی طبع کو ظاہر کر دیا کتنا پاک و پاکیزہ آپ کا آغاز ہے اور ایسے ہی آپ کا اختتام پاکیزہ ہے۔

۶۱ يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ
قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن وہ دن تھا جب اہل فارس نے اپنی فراست سے یہ معلوم کر لیا کہ وہ عنقریب سختی اور عذاب کے نزول سے ڈرائے جائیں گے یعنی ان پر تنگی اور عذاب نازل ہوگا۔

۶۲ وَبَاتَ إِيوَانُ كِسْرَى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرَى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن کسریٰ کا محل ایسے پاش پاش ہو گیا جیسے نوشیرواں کا لشکر تتر بتر ہو گیا اور پھر وہ کبھی اکٹھا نہ ہو سکا۔

۶۳ وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

آتش کدہ ایران کی آگ اور اس کے شعلے ہمیشہ کے لیے ٹھنڈے ہو گئے اور نہر فرات بسبب شرمندگی اپنی اصل جگہ بدل گئی اور دوسری جگہ پر بہنے لگی۔

۶۴ وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِينَ ظَمِي

ساوہ کے رہنے والے لوگ اس وجہ سے غمزدہ ہو گئے کہ ان کا بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا اور اس بحیرے پر آنے والا تشنہ اور ناکام واپس لوٹا دیا گیا۔

۶۵ كأنّ بالنار ما بالماء من بلل
حزناً وبالماء ما بالنار من ضرم

گویا آگ میں غم کی وجہ سے پانی کی سی خاصیت یعنی تری پیدا ہوگئی اور پانی میں آگ کی سی خاصیت یعنی تپش پیدا ہوگئی۔

۶۶ والجنّ تهتف والانوار ساطعة
والحقّ يظهر من معنىً ومن كلم

حضور کی پیدائش کے وقت جنات آپ کی نبوت پر شہادت دے رہے ہیں اور آپ کی نبوت کے انوار چمک رہے ہیں اور حقیقت باتوں اور شہادتوں سے ظاہر ہو رہی تھی۔

۶۷ عموا وصموا فاعلان البشائر لم
تسمع وبارقة الانذار لم تشم

منکرین حق جان بوجھ کر اندھے ہو گئے باوجودیکہ اس سے پہلے ان کا منجم انہیں یہ خبر دے چکا تھا کہ ان کا جھوٹا دین اب باقی نہیں رہے گا۔

۶۸ من بعد ما اخبر الاقوام كاهنهم
بانّ دينهم المعوجّ لم يقم

حضور کے متعلق اپنے کاہنوں سے خبر سننے کے باوجود وہ اندھے اور بہرے ہو گئے اور انہیں یقین ہو گیا تھا کہ ان کا ٹیڑھا دین زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکے گا۔

۶۹ وبعد ما عاينوا في الافق من شهب
منقضّة وفق ما في الارض من صنم

انہوں نے آسمان پر شہاب ثاقب ٹوٹتے ہوئے دیکھے اسی طرح زمین پر بتوں کو گرتے ہوئے دیکھا اس کے باوجود وہ لوگ اندھے اور بہرے رہے۔

۷۰ حتّى غدا عن طريق الوحي منهزم
من الشّياطين يقفو اثر منهزم

یہاں تک شیطانوں پر شہاب ثاقب کے ٹوٹنے کے اس قدر زیادہ ٹکڑے پڑے کہ وہ آسمان کے دروازہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کے پیچھے بھاگنے لگے۔

۷۱ كانّهم هرباً ابطال ابرهة
او عسكر بالحصى من راحتيه رمي

شیاطین اس طرح بھاگے کہ جس طرح ابرہہ کی فوج کے بہادر سپاہی بیت اللہ پر حملہ کے وقت بھاگے تھے۔ یا وہ کفار کے اس لشکر کی طرح تھے کہ جس پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکی تھیں اور وہ بھاگ گئے تھے۔

۷۲ نبذاً به بعد تسبيح ببطنهما
نبذ المسبّح من احشاء ملتقم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں کو اس طرح پھینکا تھا کہ وہ ہاتھوں سے تسبیح پڑھتی ہوئی نکلیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو جب مچھلی کے پیٹ سے باہر پھینکا تو وہ تسبیح پڑھ رہے تھے۔

اَلفَصلُ الخَامِسُ

فِی مُعجِزَاتِہٖ عَلَیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ

۳ جَاءَت لِدَعوَتِہِ الاَشجَارُ سَاجِدَۃً
تَمشِی اِلَیہِ عَلیٰ سَاقٍ بِلَا قَدَمٖ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاتے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے بغیر پاؤں کے اپنی پنڈلیوں پر چلتے ہوئے حاضر ہو گئے۔

۴ کَاَنَّمَا سَطَرَت سَطرًا لِّمَا کَتَبَت
فُرُوعُھَا مِن بَدِیعِ الخَطِّ فِی اللَّقَمٖ

درخت جب آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو گویا ان درختوں کے آنے کی وجہ سے زمین پر سیدھی سطریں پڑ گئیں اور ان درختوں کی شاخوں نے ان سطروں کے درمیان خوبصورت خط میں کتابت کر دی

۵ مِثلَ الغَمَامَۃِ اَنّٰی سَارَ سَائِرَۃً
تَقِیہِ حَرَّ وَطِیسٍ لِّلھَجِیرِ حَمِی

وہ درخت اس بادل کی طرح تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں وہ تشریف لے جاتے ساتھ چلے چلے جاتے اور سر مبارک پر سایہ کرتے اور آپ کو دوپہری تیز دھوپ سے محفوظ رکھتے۔

۶ اَقسَمتُ بِالقَمَرِ المُنشَقِّ اِنَّ لَہٗ
مِن قَلبِہٖ نِسبَۃً مَّبرُورَۃَ القَسَمٖ

میں شق ہونے والے چاند کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس چاند کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے سچی نسبت تھی اور میری یہ قسم سچی اور پکی ہے۔

۷ وَمَا حَوَی الغَارُ مِن خَیرٍ وَّمِن کَرَمٖ
وَکُلُّ طَرفٍ مِّنَ الکُفَّارِ عَنہُ عَمِ

وہ غار ثور قابل تحسین ہے جس نے خیر یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور کرم یعنی حضرت ابوبکر رضہ کو چھپنے کے لیے اس طرح موقع فراہم کیا کہ تمام کفار کی آنکھیں اندھی ہو گئیں یعنی وہ آپ کو دیکھ نہ سکے۔

۸ فَالصِّدقُ فِی الغَارِ وَالصِّدِّیقُ لَم یَرِمَا
وَھُم یَقُولُونَ مَا بِالغَارِ مِن اَرِمٖ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضہ غار میں تھے مگر کفار اس طرح اندھے ہوئے کہ کہنے لگے کہ غار میں کوئی آدمی نہیں ہے۔

۹ ظَنُّوا الحَمَامَ وَظَنُّوا العَنکَبُوتَ عَلیٰ
خَیرِ البَرِیَّۃِ لَم تَنسُج وَلَم تَحُمٖ

کفار نے خیال کیا کہ اس غار کے منہ پر جس میں حضور چھپے تھے نہ کبوتریاں انڈے دیتیں اور نہ مکڑی جالا بنتی یعنی اگر حضور اندر ہوتے تو یہ جالا اور انڈے نہ ہوتے۔

۸۰ وِقَايَةُ اللّٰهِ أَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ
مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْأُطُمِ

اللہ تعالیٰ کی حفاظت نے آپ کو دُہری زرہوں اور بلند قلعوں کی پناہ سے بے نیاز کر دیا تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا محافظ بننا بہت مضبوط تھا۔

۸۱ مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ
إِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے پناہ مانگی ہے زمانے نے مجھے کبھی تکلیف اور دکھ نہیں دیا اور حضور کی دی ہوئی پناہ ایسی ہے کہ جسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔

۸۲ وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَّدِهٖ
إِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

میں نے جب کبھی آپ کے ہاتھ مبارک سے دین و دنیا کی دولت کی خواہش کی تو مجھے ان بہترین ہاتھوں سے جنہیں چوما جاتا ہے سب کچھ مل گیا۔

۸۳ لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُّؤْيَاهُ إِنَّ لَهٗ
قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وحی کی حقیقت کا انکار نہ کر جو خواب میں تھی۔ کیوں کہ آپ کا دل جاگتا رہتا تھا جبکہ آنکھیں سوئی ہوئی نظر آتی تھیں۔

۸۴ وَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

اور ان خوابوں کا آنا اس وقت تھا جبکہ حضور نبوت کی بلوغت تک پہنچ چکے تھے۔ پس اس حال میں جبکہ نبوت کا وقت آ پہنچا وحی کا انکار کرنے کی کوئی وجہ جواز نہیں۔

۸۵ تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ
وَّلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

اللہ کی ذات بڑی برکت والی ہے بھلا وحی کسبی ہو سکتی ہے یعنی وحی کسبی نہیں ہوتی اور نہ کوئی نبی غیب میں متہم ہو سکتا ہے یعنی نبی اللہ ہی کی طرف سے غیب بات بتاتا ہے۔

۸۶ كَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ
وَأَطْلَقَتْ أَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

کتنی مرتبہ آپ کے ہاتھوں نے مریضوں کو چھو کر اچھا کر دیا اور دیوانوں کو قید جنوں سے رہا کر دیا۔ اور کتنی بار گمراہوں کو ہدایت ملی۔

۸۷ وَأَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهٗ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْأَعْصُرِ الدُّهُمِ

آپ کی دُعا نے خشک سالی کو نئی حیات بخش دی یہاں تک کہ وہ سال نہایت سرسبز زمانوں کی پیشانی میں نمایاں ہو گیا۔

۸۸ بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
صَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

وہ بادل اس قدر زور سے برسا یہاں تک کہ وادیاں دریا کی مانند ہوگئیں یا ایسا معلوم ہوا کہ عَرِم کا سیلاب یہاں آگیا ہے۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ

فِيْ شَرَفِ الْقُرْاٰنِ وَمَدْحِهٖ

دَعْنِيْ وَوَصْفِيْ اٰيَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ
۸۹ ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰى لَيْلًا عَلٰى عَلَمِ

اے دوست مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان معجزات میں مشغول رہنے دے کہ جو اس طرح ظاہر اور روشن ہیں کہ جس طرح مہمانی کی آگ رات کے وقت بلندی کوہ کو روشن ہوتی ہے۔

فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ
۹۰ وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

بکھرے ہوئے موتیوں کی قدر و قیمت پھر بھی کم نہیں ہوتی، اگر انہی موتیوں کو ہار میں پرو دیا جائے تو ان کی زیبائش بڑھ جاتی ہے۔

فَمَا تَطَاوُلُ اٰمَالُ الْمَدِيْحِ اِلٰى
۹۱ مَا فِيْهِ مِنْ كَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے اخلاق حسنہ اور شمائل اتنے اچھے ہیں کہ وہاں تک مدح سرائی کی امیدیں رسائی حاصل نہیں کر سکتیں۔

اٰيَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
۹۲ قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

قرآنی آیات جنہیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے حق ہیں وہ بلحاظ تلفظ اور نزول کے حادث ہیں اور باعتبار اللہ کی صفت کے قدیم ہیں۔

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا
۹۳ عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

وہ آیات قرآن کسی زمانے سے ہرگز مقید نہیں ہیں بلکہ ہمیں عالم آخرت اور قوم عاد اور قبیلہ ارم کی خبر دیتی ہیں۔

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
۹۴ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ اِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

یہ آیات مبارکہ ہمیشہ کے لیے ہمارے پاس موجود ہیں پس وہ تمام معجزوں پر جو پہلے پیغمبروں کو ملے تھے فوقیت رکھتی ہیں کیونکہ جب ان کے معجزے ظاہر ہوئے تو وہ بعد میں نہ رہے۔

۹۵ مُحكَمَاتٌ فَمَا يُبقِينَ مِن شُبَهٍ
لِذِي شِقَاقٍ وَّلَا يَبغِينَ مِن حَكَمِ

وہ آیات محکم ہیں اور ان میں کسی دوسرے فریق کے لیے شک کی گنجائش نہیں اور نہ وہ بذاتِ خود کسی دوسرے حکم کی محتاج ہیں۔

۹۶ مَا حُورِبَت قَطُّ اِلَّا عَادَ مِن حَرَبٍ
اَعدَى الاَعَادِي اِلَيهَا مُلقِيَ السَّلَمِ

ان آیات کا جب کسی نے مقابلہ کرنا چاہا تو وہ خود ہی ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوا۔ اور عاجز آ کر گردن تسلیم خم ہوا۔

۹۷ رَدَّت بَلَاغَتُهَا دَعوَى مُعَارِضِهَا
رَدَّ الغَيُورِ يَدَ الجَانِي عَنِ الحَرَمِ

ان آیات کی بلاغت نے اپنے مدمقابل کے دعویٰ کو اس طرح رد کر دیا کہ جس طرح کوئی غیرت مند انسان کسی بدکردار کو اپنے حرم میں داخل ہونے سے روکتا ہے۔

۹۸ لَهَا مَعَانٍ كَمَوجِ البَحرِ فِي مَدَدٍ
وَفَوقَ جَوهَرِهٖ فِي الحُسنِ وَالقِيَمِ

آیات قرآنی اپنے اندر کئی معانی رکھتی ہیں جو سمندر کی لہروں کی طرح ایک دوسرے کی معاون اور مددگار ہیں اور یہ معانی اپنے حسن و جمال اور قدر قیمت کے اعتبار سے سمندر کے موتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

۹۹ فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحصٰى عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَى الاِكثَارِ بِالسَّاَمِ

اس لیے کہ ان آیات قرآنی کے عجائبات گنے نہیں جا سکتے اور نہ جمع کیے جا سکتے ہیں۔ اور قرآنی آیات کی کثرت سے تلاوت کرنے کے باوجود طبیعت نہیں اکتاتی۔

۱۰۰ قَرَّت بِهَا عَينُ قَارِيهَا فَقُلتُ لَهٗ
لَقَد ظَفِرتَ بِحَبلِ اللّٰهِ فَاعتَصِمِ

ان آیات کو پڑھنے والے کی آنکھ ٹھنڈی ہو گئی تو میں نے اس سے کہا کہ اللہ کی رسی کو پکڑنے میں کامیاب ہو گیا پس اسے مضبوطی سے پکڑے رکھ۔

۱۰۱ اِن تَتلُهَا خِيفَةً مِّن حَرِّ نَارِ لَظٰى
اَطفَاتَ حَرَّ لَظٰى مِن وِّردِهَا الشَّبِمِ

اگر تو دوزخ کی آگ سے بچنے کے لیے ان آیتوں کو پڑھے گا تو بے شک ان آیات کے ٹھنڈے اثرات سے دوزخ کی آگ بجھ جائے گی۔

۱۰۲ كَاَنَّهَا الحَوضُ تَبيَضُّ الوُجُوهُ بِهٖ
مِنَ العُصَاةِ وَقَد جَاءُوهُ كَالحُمَمِ

گویا آیات قرآنیہ حوض کوثر ہیں جس سے قیامت کے روز گنہگاروں کے چہرے روشن ہو جائیں گے حالانکہ حوض پر آنے سے پہلے وہ کوئلوں کی طرح کالے ہوں گے۔

۱۰۳ وَ کَالصِّرَاطِ وَ کَالْمِیْزَانِ مَعْدِلَۃً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَیْرِھَا فِی النَّاسِ لَمْ یَقُمِ

قرآنی آیات عدل کرنے میں پل صراط اور میزان کی مانند ہیں اور ان کے بغیر لوگوں میں عدل قائم نہیں ہو سکتا۔

۱۰۴ لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُوْدٍ رَّاحَ یُنْکِرُھَا
تَجَاھُلًا وَّھُوَ عَیْنُ الْحَاذِقِ الْفَھِمِ

اگر کوئی حسد کی بنا پر ذہن اور فہم رکھنے کے باوجود انکار کرتا ہے تو وہ جہالت کی وجہ سے انکار نہیں کرتا بلکہ عناد کی بنا پر انکار کرتا ہے۔

۱۰۵ قَدْ تُنْکِرُ الْعَیْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ
وَّیُنْکِرُ الْفَمُّ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمِ

بسا اوقات آنکھ آشوب چشم کی وجہ سے سورج کی روشنی کو برا سمجھنے لگتی ہے اور کبھی منہ بیماری کے باعث پانی کے مزے کو محسوس نہیں کرتا۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ

فِیْ اِسْرَائِہٖ وَمِعْرَاجِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۰۶ یَا خَیْرَ مَنْ یَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَہٗ
سَعْیًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَیْنُقِ الرُّسُمِ

اے سب سے اچھے سخی جس کے دربار میں اہل حاجت پیادہ اور تیز رفتار اونٹنیوں پر بیٹھ کر چلے آتے ہیں۔

۱۰۷ وَمَنْ ھُوَ الْاٰیَۃُ الْکُبْرٰی لِمُعْتَبِرٍ
وَّمَنْ ھُوَ النِّعْمَۃُ الْعُظْمٰی لِمُغْتَنِمِ

اور اے وہ ذات جو عبرت حاصل کرنے والے کے لیے بڑی نشانی ہے اور اے وہ ذات جو غنیمت جاننے والے کے لیے سب سے بڑی نعمت ہے۔

۱۰۸ سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَیْلًا اِلٰی حَرَمٍ
کَمَا سَرَی الْبَدْرُ فِیْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

آپ نے رات کے کچھ حصے میں حرم مکہ سے بیت المقدس تک سفر کیا جیسا کہ چودھویں رات کا چاند اندھیری رات میں چلتا ہے۔

۱۰۹ وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

آپ رات ہی رات میں اوپر کی طرف پرواز کرتے گئے یہاں تک کہ قاب قوسین کا بلند مقام پالیا جہاں آج تک نہ کوئی پہنچا ہے اور نہ پہنچے گا۔

۱۱۰ وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

بیت المقدس میں تمام نبیوں اور رسولوں نے آپ کو اپنا امام بنایا جس طرح کہ آقا اپنے خادموں کا پیشوا بنایا جاتا ہے۔

۱۱۱ وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

آپ نے ساتوں آسمانوں کا سفر پیغمبروں میں گزرتے ہوئے طے کیا اور آپ کے ساتھ جو فرشتے تھے آپ ان سب کے سردار تھے۔

۱۱۲ حَتّٰى اِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَنِمِ

آپ بڑھتے بڑھتے اس مقام تک پہنچے کہ کسی دوسرے آگے بڑھنے والے کے لیے کوئی درجہ قرب نہ رہا اور نہ کسی اور چڑھنے والے کے لیے کوئی اور جگہ باقی رہی۔

۱۱۳ خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ
نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

آپ نے اپنے خداداد مقام کی وجہ سے تمام انبیاء علیہم السلام کے مقامات کو پست کردیا کیونکہ شب معراج میں آپ مثل علم مفرد پکارے گئے۔

۱۱۴ كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمِ

آپ قرب کے اتنے مقام پر اس لیے بلائے گئے کہ وصل کی نعمت سے بہرہ ور ہوں جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور اس راز سے آگاہ ہوں جسے کوئی نہیں جانتا۔

۱۱۵ فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

پس آپ نے ہر ایک فضیلت بغیر کسی اور کی شرکت کے حاصل کرلی اور ہر بلند مقام سے بغیر کسی مزاحمت کے گزر گئے۔

۱۱۶ وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُتَبٍ
وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ نِعَمِ

اور آپ جن مراتب کے مالک بنائے گئے وہ بہت قدر والے ہیں اور جن نعمتوں سے آپ نوازے گئے ان کا ادراک بہت مشکل ہے۔

۱۱۷ بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَایَةِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْهَدِمِ

اے اسلام کے گروہ ہمارے لیے بہت بڑی بشارت ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت سے ہمیں شریعت کا وہ ستون میسر آگیا ہے جو کبھی گرنے والا نہیں۔

۱۱۸ لَمَّا دَعَی اللّٰهُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِهٖ
بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ

جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ہمیں اللہ کی اطاعت کی طرف بلاتے ہیں اکرم الرسل کہہ کر پکارا تو ہم افضل اُمت قرار دیئے گئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ

فِیْ جِهَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۹ رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰی اَنْبَآءُ بِعْثَتِهٖ
کَنَبْأَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی خبروں نے دشمنوں کے دلوں کو اس طرح خوف زدہ کر دیا جس طرح کہ شیر کی آواز بے خبر بکریوں کے ریوڑ کو ڈرا دیتی ہے۔

۱۲۰ مَا زَالَ یَلْقَاهُمْ فِیْ کُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتّٰی حَکَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰی وَضَمِ

حضور ہر ایک میدان جنگ میں کافروں سے لڑتے رہے حتّٰی کہ وہ کافر نیزے لگنے سے اس گوشت کی مانند ہو گئے جو قصاب کے تختہ پر پڑا ہوتا ہے۔

۱۲۱ وَدُّوا الْفِرَارَ فَکَادُوْا یَغْبِطُوْنَ بِهٖ
اَشْلَآءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

کفار بھاگنے کا ارادہ رکھتے تھے پس قریب تھا کہ وہ بھاگنے کی بنا پر ان اعضاء پر رشک کرے جنہیں مردار خور جانور اور گدھ اوپر لے اُڑتے۔

۱۲۲ تَمْضِی اللَّیَالِیْ وَلَا یَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَکُنْ مِّنْ لَّیَالِی الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

جب تک حرمت والے مہینوں کی راتیں نہ آجاتیں راتیں گزرتی رہتیں مگر کافر انہیں شمار کرنا نہیں جانتے تھے۔

۱۲۳ کَاَنَّمَا الدِّیْنُ ضَیْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِکُلِّ قَرْمٍ اِلٰی لَحْمِ الْعِدٰی قَرِمِ

گویا اسلام ایک مہمان ہے جو ایسے بہادروں اور سرداروں کو لے کر کافروں کے صحن میں اترا جن میں سے ہر ایک سردار دشمنوں کے گوشت کھانے کا خواہشمند تھا۔

۱۲۴ يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
يَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

اسلام ایک ایسا لشکر لایا جس کے بہادر سپاہی خوش رفتار گھوڑوں پر میدان جنگ میں آئے اور وہ لشکر ایسے دشمنوں کی فوج سے ایسے ٹکرایا جیسے دریا کی موجیں آپس میں ٹکراتی ہیں۔

۱۲۵ مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰهِ مُحْتَسِبٍ
يَسْطُوْا بِمُسْتَاْصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

اس لشکر کا ہر ایک بہادر اللہ تعالیٰ کے حکم کا تابع ہے اپنے جہاد کے ثواب کی امید اللہ سے رکھتا ہے وہ ایسی تلوار سے حملہ کرتا ہے جو کفر کو جڑ سے کاٹنے والی اور برباد کرنے والی ہے۔

۱۲۶ حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهْيَ بِهِمْ
مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

اسلام کے بہادر یہاں تک لڑتے رہے کہ ملت اسلام جس کا وجود ان صحابہ کی وجہ سے تھا اپنی غربت اور کمزوری کے بعد اپنے غم خوار بھائیوں سے ملنے والی ہو گئی۔

۱۲۷ مَكْفُوْلَةً اَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ اَبٍ
وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

ملت اسلامیہ ان بہادر صحابہ کرام کی وجہ سے بہترین باپ اور بہترین شوہر کے ذریعے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو گئی اب نہ وہ کبھی یتیم ہوگی اور نہ بیوہ۔

۱۲۸ هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ
مَاذَا رَاٰى مِنْهُمْ فِيْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

وہ صحابہ کرام پہاڑ کی مانند ہیں ان کے بارے میں ان کے دشمنوں سے دریافت کرلے کہ میدانِ جنگ میں انہوں نے ان کے بارے میں کیا کیا دیکھا۔

۱۲۹ فَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا
فُصُوْلَ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

اگر تمہیں اعتبار نہیں تو حنین بدر احد میں شامل ہونے والوں سے پوچھ لے کہ ان کافروں کی موت جیسے طاعون وغیرہ کی بیماری سے کتنی زیادہ شدید تھی۔

۱۳۰ اَلْمُصْدِرِي الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

اسلام کے بہادر صحابہ کرامؓ اپنی چمکتی ہوئی تلواریں دشمنوں کے لمبے لمبے سیاہ بالوں پر مارنے کے بعد خون سے رنگی ہوئی واپس لاتے تھے۔

۱۳۱ وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

اسلام کے بہادر جنگجو سپاہی اپنے خطی نیزوں سے لکھتے تھے کہ ان قلموں نے دشمنوں کے جسم کا کوئی حرف یعنی عضو بغیر نقطے یعنی زخم کے رہنے نہیں دیا۔

۱۳۲ شاکی السلاح لھم سیما تمیزھم
والورد یمتاز بالسیما من السلم

یہ بہادران اسلام پوری طرح مسلح تھے جن کے لیے ایک خاص نشان تھا جو انہیں دوسروں سے ممتاز کرتا تھا جس طرح گلاب کیکر کے درخت سے ممتاز ہوتا ہے۔

۱۳۳ تھدی الیک ریاح النصر نشرھم
فتحسب الزھر فی الاکمام کل کمی

نصرت الٰہی کی وہ ہوا ان بہادر مجاہدوں کی خوشبو کا تحفہ تیری طرف بھیجتی ہے پس تُو ایسا خیال کریگا کہ ہر مجاہد اپنے غلافوں میں ایک طرح کا شگوفہ ہے۔

۱۳۴ کانھم فی ظھور الخیل نبت ربا
من شدۃ الحزم لا من شدۃ الحزم

وہ مجاہدین اسلام گھوڑوں کی پشتوں پر گویا ٹیلوں کی سبز گھاس تھے جس کی وجہ سے وہ اپنی سواری پر ہوشیار رہتے تھے نہ کہ گھوڑوں کی پیٹھ پر زین کا خوب کسا جانا۔

۱۳۵ طارت قلوب العدی من باسھم فرقا
فما تفرق بین البھم و البھم

دشمنوں کے دل ان مجاہدین کے حملوں کی وجہ سے خوف زدہ ہوگئے۔ پس وہ بکری کے بچوں اور بہادر مجاہدین میں تمیز نہ کر پاتے تھے۔

۱۳۶ ومن تکن برسول اللہ نصرتہ
ان تلقہ الاسد فی اجامھا تجم

اور جس شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید و نصرت ہو اگر اس کے سامنے جنگلوں کے شیر بھی آجائیں تو وہ خوف کی وجہ سے خود بخود بھاگ جائیں گے۔

۱۳۷ ولن تری من ولی غیر منتصر
بہ ولا من عدو غیر منقصم

اور تُو ہرگز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دوست نہیں دیکھے گا کہ جو آپ کی مدد سے فتح مند نہ ہو اور آپ کا مخالف کوئی ایسا نہ ہوگا جو شکستہ حال نہ ہو۔

۱۳۸ احل امتہ فی حرز ملتہ
کاللیث حل مع الاشبال فی اجم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو ایک مضبوط قلعہ میں لے لیا ہے جس طرح کہ جنگل کا شیر اپنے بچوں کو اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔

۱۳۹ کم جدلت کلمات اللہ من جدل
فیہ وکم خصم البرھان من خصم

قرآن پاک نے بارہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑنے والوں کو نیچا دکھایا اور بعض اوقات معجزات نے بدترین دشمنوں کو مغلوب کر دیا۔

۱۴۰ كفاك بالعلم في الأمّيّ معجزةً
في الجاهليّة والتأديب في اليُتُم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ جاہلیت میں امی ہو کر عالم ہونا اور یتیم رہ کر صاحب ادب ہونا یقینی معجزہ ہے۔

الفصل التّاسع

في التوسّل رسول الله صلّى الله عليه وسلّم

۱۴۱ خدمتُهُ بمديحٍ أستقيلُ به
ذنوبَ عمرٍ مضى في الشّعر والخِدَمِ

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہ نذرانہ عقیدت اس لیے پیش کیا ہے کہ میں اس کے ذریعے اپنی عمر بھر کے ان گناہوں کو معاف کرواؤں جو شعر و شاعری اور امراء کی ملازمت میں سرزد ہوئے ہیں

۱۴۲ إذ قلّداني ما تُخشى عواقبُهُ
كأنّني بهما هديٌ من النّعم

کیوں کہ شاعری اور شاہی ملازمت نے میرے گلے میں ایک ایسے امر کو بطور قلادہ کے ڈال دیا ہے جس کے برے نتائج سے ڈر لگتا ہے گویا کہ میں ان دونوں کے ساتھ قربانی کا اونٹ ہوں۔

۱۴۳ أطعتُ غيّ الصّبا في الحالتين وما
حصّلتُ إلّا على الآثام والنّدم

میں شاعری اور ملازمت کی حالت میں جوانی کے دور میں جہالت کے تابع رہا اور مجھے گناہوں اور پشیمانی کے سوا کچھ نہ حاصل ہوا اور اس سے مجھے گناہوں اور ندامت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔

۱۴۴ فيا خسارةَ نفسي في تجارتها
لم تشترِ الدّين بالدّنيا ولم تسُمِ

اے لوگو میرے نفس کی تجارت کے خسارے کو دیکھو کہ اس نے نہ تو دنیا کے عوض میں دین خریدا اور نہ اس کے خریدنے کا ارادہ کیا۔

۱۴۵ ومن يبع آجلاً منه بعاجله
يبن له الغبنُ في بيعٍ وفي سلمِ

جس شخص نے اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے میں بیچ ڈالا تو کچھ شک نہیں کہ اس نے بیع اور سلم میں بہت بڑا نقصان اٹھایا ہے۔

۱۴۶ إن آتِ ذنباً فما عهدي بمنتقضٍ
من النّبيّ ولا حبلي بمنصرمِ

اگرچہ میں گناہوں کا مرتکب ہوا ہوں تاہم میرا جو عہد و پیمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ ٹوٹنے والا نہیں اور نہ میری امید کی رسی کٹ جانے والی ہے۔

۱۴۷ فَاِنَّ لِیْ ذِمَّۃً مِّنْہُ بِتَسْمِیَتِیْ
مُحَمَّدًا وَّھُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

بے شک میرا نام محمد ہونے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خاص نسبت وعدہ رکھتا ہے اور آپ تمام دنیا میں سب سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والے ہیں۔

۱۴۸ اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ
فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّۃَ الْقَدَمِ

اگر عالم عقبیٰ میں ازراہ مہربانی و پیمان مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دستگیری میسر نہ آئی تو پھر مجھے کہنا چاہیئے ہائے لغزش قدم اور اگر آپ نے میری دستگیری کی تو مجھے کہنا چاہیے ثبات قدم من

۱۴۹ حَاشَاہُ اَنْ یُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَہٗ
اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْہُ غَیْرَ مُحْتَرَمِ

یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ کی ذات اقدس سے فیض وکرم کی امید لگانے والا محروم رہ جائے یا آپ کے دامان رحمت میں پناہ لینے والا بے احترام واپس آ جائے۔

۱۵۰ وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْکَارِیْ مَدَائِحَہٗ
وَجَدْتُّہٗ لِخَلَاصِیْ خَیْرَ مُلْتَزَمِ

میں جب سے اپنے افکار کو حضور علیہ السلام کی نعت کے لیے وقف کر دیا ہے تب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا معاون پایا ہے۔

۱۵۱ وَلَنْ یَّفُوْتَ الْغِنٰی مِنْہُ یَدًا تَرِبَتْ
اِنَّ الْحَیَا یُنْبِتُ الْاَزْھَارَ فِی الْاَکَمِ

اور آپ کی سخاوت کسی محتاج کے ہاتھ کو خالی نہیں رہنے دیتی کیوں کہ بارش ٹیلوں پر بھی سبزے کو اگا دیتی ہے۔

۱۵۲ وَلَمْ اُرِدْ زَھْرَۃَ الدُّنْیَا الَّتِی اقْتَطَفَتْ
یَدَا زُھَیْرٍ بِمَا اَثْنٰی عَلٰی ھَرِمِ

میں اس قصیدہ سے دنیاوی مال کا خواہش مند نہیں جو زہیر نے ہرم بن سنان کی مدح سے حاصل کیا بلکہ آخرت میں حضور کی شفاعت کا خواہاں ہوں۔

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ

فِی الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضِ الْحَالِ

۱۵۳ یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

اے سب سے مکرم حادثات کے وقت میرے پاس کوئی اور نہیں جس کے پاس جا کر پناہ لوں یعنی قیامت کو آپ ہی کے دامن میں پناہ ملے گی۔

۱۵۴ وَلَنْ يَّضِيقَ رَسُولَ اللهِ جَاهُكَ بِيْ
إِذَا الْكَرِيمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ منتقم کی صفت میں جلوہ گر ہو گا آپ کے مرتبے کی وسعت میرا ضرور خیال رکھے گی۔

۱۵۵ فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

دنیا و آخرت کی بخشش آپ ہی کی وجہ سے معرض وجود میں آئیں اور لوح و قلم کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا حصّہ ہے۔

۱۵۶ يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اے نفس اس خیال سے کہ تیرے گناہ بڑے ہیں ناامید نہ ہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کے آگے بڑے گناہ مثل چھوٹے گناہوں کے ہیں۔

۱۵۷ لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا
تَأْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

امید ہے کہ میرے رب کی رحمت جب آخرت میں تقسیم کی جائے گی تو وہ ضرور گناہوں کی تعداد کے برابر ہی حصے میں آئے گی۔

۱۵۸ يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ

اے میرے پروردگار جو امید میں نے تیرے ساتھ وابستہ کی ہوئی ہے اسے رد نہ کر اور میرے یقین کو جو تیری رحمت سے متعلق ہے پورا کر دے۔

۱۵۹ وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ
صَبْرًا مَّتٰى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

اے میرے اللہ دونوں جہان میں اپنے بندہ پر مہربانی کر کیوں کہ صبر و برداشت کی تو یہ حالت ہے کہ خوف اسے مقابلہ کی دعوت دیتا ہے تو وہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

۱۶۰ وَأْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةٍ
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

اے میرے اللہ اپنی رحمت کے بادلوں کو حکم دے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کی بارش کریں اور ہمیشہ برستے رہیں۔

۱۶۱ ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ
وَّعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

پھر راضی ہو اللہ ان سے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ جو عزت والے ہیں۔

۱۶۲ وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اور رحمت کے بادل ہمیشہ صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اہل تقویٰ اور پاکباز اور صاحب علم و کرم پر برستے رہیں۔

۱۶۳ مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا
وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِى الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

اور یہ رحمت ان پر اس وقت تک ہوتی رہے جب تک کہ درخت بان کی شاخیں بادِ صبا سے ملتی رہیں اور حُدی خوان سواری کے اونٹوں کو سُریلے نغموں سے سرور میں لاتا رہے۔

۱۶۴ فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا
سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

اے اللہ تو صاحب جود و کرم ہے تجھ سے دُعا کرتے ہیں اس قصیدہ کے مصنف اور پڑھنے والوں کو بخش دے۔